دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیروالا خانیوال

فتویٰ نمبر 31870

برائے رابطہ 0300-7895331 | www.darululoomkabirwala.com
0300-9606524 | owaisirshadahmad@gmail.com

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارا آم اور مالٹوں کا ایک باغ ہے، ہم باغ ایک آدمی کو پھل آنے سے پہلے دے دیتے ہیں دو تین سالوں کیلئے اور زمین ہم خود کاشت کرتے ہیں یا کسی اور کو دے دیتے ہیں، آیا یہ صورت جائز ہے کہ نہیں۔۔۔؟اس صورت میں عشر کس پر ہوگا۔۔۔؟اگر یہ صورت جائز نہیں ہے تو اسکی جائز صورت کیا ہوگی۔۔۔؟اور جائز صورت میں عشر کس پر ہوگا۔۔۔؟

المستفتی

محمد عبداللہ

الجواب حامداً ومصلیاً

پھل آنے سے پہلے باغ کی خرید وفروخت کرنا جائز نہیں ہے۔اس صورت میں عشر بائع پر واجب ہوگا،اور مشتری کو اجرتِ مثلی ملے گی۔اسکی جائز صورت یہ ہے کہ پھل ظاہر ہونے کے بعد بیچ دیا جائے تو ایسی صورت میں عشر مشتری پر واجب ہوگا۔

صحيح البخاري (2/ 127)

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا، وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلاَحِهَا قَالَ: «حَتَّى تَذْهَبَ عَاهَتُهُ»

المبسوط للسرخسي (12/ 134)

وفي الحديث المعروف أن النبي - صلى الله عليه وسلم - «نهى عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها»

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (5/ 324)

فَإِنَّهُ قَالَ لَوْ بَاعَ الثِّمَارَ فِي أَوَّلِ مَا تَطْلُعُ وَتَرَكَهَا بِإِذْنِ الْبَائِعِ حَتَّى أَدْرَكَ فَالْعُشْرُ عَلَى الْمُشْتَرِي فَلَوْ لَمْ يَكُنْ جَائِزًا لَمْ يُوجِبْ فِيهِ عَلَى الْمُشْتَرِي الْعُشْرَ، وَصِحَّةُ الْبَيْعِ عَلَى هَذَا التَّقْدِيرِ بِنَاءً عَلَى التَّعْوِيلِ عَلَى إذْنِ الْبَائِعِ عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَرِيبٍ وَإِلَّا فَلَا انْتِفَاعَ بِهِ

Scanned with CamScanner

مُطلقًا فلَا يَجُوزُ بَيْعُهُ وَالْحِيلَةُ فِي جوَازِهِ باتفاق الْمَشايخ أَنْ يبيع الكُمثرى أَوّلَ ما يَخْرُجُ مَعَ أَوْرَاقِ الشَّجَرِ فيَجُوزُ فِيهَا تبعًا للأَوْرَاقِ كأنّه ورقٌ كلّه،

والله سبحانه وتعالی اعلم بالصواب

کتبہ

مظہر عباس خانیوالی

از دار الافتاء دار العلوم کبیر والا

۲۷ ۵ ۱۴۴۲ھ بمطابق، ۱۲ جنوری ۲۰۲۰ء

الجواب صواب